مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۲ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۲ ماہ ظہور۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مشورہ سے پنسولین کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی فائدہ ہو رہا ہے۔ زخم بہت حد تک مندمل ہو چکے ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ افسوس محمد رفیع صاحب ابن چودھری محمد شفیع صاحب ایس ڈی او

جلد ۳۴ | ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۲۳ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

چند تازہ رویا و کشوف

فرمودہ ۱۷ اگست ۱۹۴۶ء بمقام ڈلہوزی

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل

(۱)

تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ

فرمایا:-

میں نے شروع جولائی میں رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص تعلیم الاسلام کالج کے نتیجہ کا اعلان کر رہا ہے۔ اور جو نتیجہ اس نے سنایا ہے اس سے طبیعت میں افسوس پیدا ہوا کہ جو امید تھی۔ اس سے کم نتیجہ نکلا ہے۔ یہ رویا نتیجہ نکلنے سے کوئی پانچ چھ دن پہلے کی ہے۔ میں نے ڈلہوزی میں یہ رویا دیکھی۔ اور دیکھنے کے بعد میں بھول گیا۔ اتفاقاً ایک دن میں اور دوسرے دوست سیر کر رہے تھے۔ اور ڈاکٹر عبد الاحد صاحب جو کالج کی سائنس کے شعبہ کے انچارج بھی ہیں۔ ان دنوں ڈلہوزی آئے ہوئے تھے۔ میری ان پر نظر پڑی۔ اور معاً مجھے وہ خواب یاد آ گئی۔ اور میں نے ان سے کہا کہ میں نے ایسی ایسی خواب دیکھی ہے۔ اور نتیجہ کے متعلق پوچھا کہ کب نکلنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کل نکلے گا۔ پھر انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ غالباً آرٹ کا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔ سائنس کے نتیجہ کے متعلق انہوں نے کہا کہ ستر اسی فیصدی کے قریب نکلے گا۔ لیکن جب نتیجہ نکلا تو معلوم ہوا کہ سائنس کا نتیجہ صرف ۴۱ فی صدی تھا۔ اور گو آرٹ کا نتیجہ بھی ایسا اچھا نہیں نکلا۔ مگر بہر حال سائنس کے نتیجہ سے اچھا تھا۔ نتیجہ نکلنے کے بعد نہ صرف یہ خبر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تھی پوری ہوئی۔ بلکہ اس کا یہ پہلو بھی ایک عجیب حکمت رکھتا ہے۔ جو ماہرین تعبیر کے نزدیک خود خواب کی نسبت کم اہم نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ کہ پہلے مجھے خواب بھول گئی۔ پھر ڈاکٹر عبد الاحد صاحب کو دیکھ کر جو سائنس کے انچارج تھے یاد آئی۔ اور انہی سے میں نے یہ خواب بیان کی۔ یہ بھی خوابوں کا ایک اہم پہلو ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ جس شخص کو دیکھ کر خواب یاد آتی ہے۔ وہ اس سے کسی رنگ میں تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ نتیجہ میں یہی ہوا کہ سائنس جس کے متعلق خیال تھا۔ کہ اس کا بہت اعلیٰ نتیجہ نکلے گا۔ اس کا نتیجہ ہی خراب نکلا۔ اور امید سے بہت کم نکلا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ اس سال ہمارے کالج کا لڑکا سائنس میں فرسٹ یا سیکنڈ آئیگا اور اسی طرح ایک دوسرا لڑکا بارھویں تیرھویں نمبر تک جائیگا۔ لیکن جس کی نسبت یہ خیال تھا کہ وہ فرسٹ آئیگا وہ کہیں پیچھے رہا۔ اور جس کی نسبت خیال تھا کہ وہ بارھویں یا تیرھویں نمبر پر آئے گا وہ تو بہت ہی پیچھے چلا گیا۔

(۲)

اتحادی ممالک کے تعلقات کے بارہ میں ایک اہم رویا

رمضان کی تیسری چوتھی اور غالباً اگست کی پہلی دوسری تھی۔ جب میں نے رویا میں دیکھا کہ میں موٹر میں سوار ہوں۔ اور میرے ساتھ دو اور آدمی بھی ہیں۔ موٹر ایک سڑک پر جس کے ساتھ ساتھ ایک ٹیلا چلا جاتا ہے۔ چل رہی ہے۔ وہ ٹیلہ چھوٹی سی پہاڑی کی طرز کا معلوم ہوتا ہے۔ چلتے چلتے سامنے ایک شخص نظر آتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں بندوق ہے۔ اس نے ہاتھ سے اشارہ کرنا شروع کیا۔ کہ موٹر ٹھہرا لو۔ لیکن ڈرائیور نے اس کے اشارہ کی پروا نہ کی۔ اور وہ آگے چلتا چلا گیا۔ وہ بندوق والا شخص جو نظر آ رہا ہے۔ اس نے اور زیادہ گھبراہٹ سے اشارے کرنے شروع کئے۔ اور گو وہ کرتا تو اشارے ہی ہے۔ لیکن آخر

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع

میں اس کے اشاروں سے یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ہمیں موٹر پرے رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ سامنے ایک شیر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم پر حملہ کردے۔ تب میں نے پہاڑی سے دامن کی طرف جو نظر کی۔ تو مجھے مندرجہ ذیل شکل کا نظارہ نظر آیا

شیر

ایک دوسرا شخص جس کے ہاتھ میں بھی بندوق ہے

اشارہ کرنے والا شخص جس کے ہاتھ میں بندوق ہے

الف ـــــ موٹر الف طرف سے ب کی طرف جا رہی ہے ـــــ ب

پہاڑ میں تین محراب سے ہیں۔ جن میں گڑھا سا ہے اور وہ مسجد کے محراب کی شکل کے ہیں۔ ہر محراب میں کھڑا ہوا شخص اپنے پاس تک محراب کے اندر نہیں دیکھ سکتا۔ جس طرف موٹر آ کر کھڑی ہوئی ہے۔ وہاں بھی ایک شخص ہے اور اس کے پاس بندوق ہے۔ اس کے ساتھ کے محراب میں جس کے قریب ہماری موٹر جا کر کھڑی ہوئی ہے شیر کھڑا ہے۔ اور اس سے پرے محراب میں وہ شخص تھا جو ہمیں سب سے پہلے نظر آیا اور جو پہلی محراب والے شخص کی طرح بندوق سے مسلح ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوا۔ جیسے دائیں اور بائیں کے دونوں شخص موقع ملنے پر آگے بڑھ کر شیر کی طرف گولی چلا دیتے ہیں اور پھر اپنے اپنے محراب میں گھس جاتے ہیں۔ مگر اس وقت تک شیر کو کوئی گولی لگی نہیں۔ جب موٹر کھڑا ہو گیا۔ اور موٹر میں سے ہم لوگ اتر آئے۔ اور حفاظت کے خیال سے موٹر کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ تو جو شخص مجھے پہلے نظر آیا تھا۔ اس نے ہمارے پاس بندوق دیکھ کر مجھے اشارہ کرنا شروع کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ شیر پر ہم لوگ بھی فائر کریں۔ کیونکہ ہم شیر کے سامنے ہیں۔ اور ہمارے لئے زیادہ موقع ہے کہ ہم شیر پر زیادہ کامیاب حملہ کر سکیں۔ اس پر میں نے بندوق اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور دیکھا کہ میرے ساتھ اس وقت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور میاں خان میر افغان ہیں۔ خان میر صاحب کے گلے میں کارتوسوں کی پیٹی ہے۔ ان کو میں نے اشارہ کیا کہ دو کارتوس مجھے نکال کر مجھے دیں۔ انہوں نے کارتوس نکالنے شروع کئے۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کارتوس پیٹی میں پھنسے ہوئے ہیں جلدی سے نکلتے نہیں۔ میں نے پیٹی پر جھپٹا مار کر اپنے ہاتھ سے دو کارتوس نکالے۔ اور بندوق میں ڈال دیئے۔ اس وقت میں نے کارتوس دیکھے۔ تو میں نے میاں خان میر سے کہا۔ کہ "کارتوس تو صرف نمبر ۴ کے ہیں جن سے پرندے تو مر سکتے ہیں۔ لیکن شیر کا مرنا ناممکن ہے"۔

ابھی پر مجھے بہت افسوس ہوا۔ کہ ہم نے بڑے کارتوس کیوں اپنے پاس نہیں رکھے۔ میرے ساتھی تو یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کارتوسوں سے حملہ کرنا گویا شیر کو اپنے پر حملہ کرنے کی دعوت دینا ہے۔ لیکن اس وقت میں نے پروا نہیں کی۔ بلکہ بندوق اٹھا کر فائر کر دیا۔ میرا فائر بھی یا تو خالی گیا۔ یا شیر کو لگا۔ تو اس نے پروا نہیں کی۔

ہاں یہ بات بیان کرنی بھول گئی۔ کہ میں نے جب شیر کی طرف دیکھا تو میں بھی اسکو سمجھتا تو شیر ہی ہوں۔ مگر اس کی شکل بالکل ریچھ کی طرح ہے۔ اور کھڑا بھی آدمیوں کی طرح ہے۔ چوپاؤں کی طرح چار پاؤں پر نہیں کھڑا دوسری دفعہ میں نے شست کر کے اسکے پیٹ کی طرف بندوق چلائی۔ نہ معلوم اس کو چھرے لگے یا نہ لگے۔ مگر بہرحال دوسرے فائر پر وہ سیدھا آگے کی طرف کودا اور میرے دونوں ساتھی اس کے پیچھے پیچھے دوڑے۔ سامنے ایک لمبی عمارت بنی ہوئی تھی۔ جیسے فوجی بیرک ہوتی ہے۔ یا ملٹری سٹور ہوتا ہے۔ اس میں دیواروں کے اوپر کے حصہ میں اکثر شیشہ لگا ہوا ہے۔ میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے کہا۔ کہ وہ آگے بڑھ کر دیکھیں کہ وہ شیر کہاں گیا ہے۔ انہوں نے اس مکان کے پہلو سے ہو کر یا مکان کے اندر گھس کر شیشوں میں سے دیکھا۔ اور پھر مڑ کر مجھے اشارہ کیا۔ کہ وہ سامنے ہے۔ میں نے بھی شیشوں میں سے جھانکا۔ تو مجھے وہ شیر دوسری جہت سے جس طرف کہ وہ شخص تھا۔ جس نے ہمیں اشارہ کر کے کھڑا کیا تھا۔ دوڑتا ہوا نظر آیا۔ اس وقت شیر کی شکل تو ریچھ ہی کی طرز کی معلوم ہوتی ہے۔ مگر وہ چاروں پیروں پر دوڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس پر پھر میں نے بندوق میں کارتوس بھرے۔ اور اس بیرک کے اندر گھس گیا۔ اس کا ایک دروازہ اس طرف بھی کھلتا تھا۔ جس طرف سے ہو کر اس شیر نے عمارت کے پاس سے گذرنا تھا۔ میں اس دروازے کے سامنے بندوق کا نشانہ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ کہ جونہی وہ شیر گذرے گا۔ میں اس پر بندوق کا فائر کر دوں گا۔ جب وہ شیر دروازہ کے سامنے آیا۔ تو اس وقت پھر وہ کھڑا ہوا ہی چل رہا تھا۔ جیسے ریچھ چلتا ہے۔ اس پر میں نے اس پر فائر کیا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ فائر اسے لگا ہے۔ لیکن کارگر نہیں ہوا۔ اس پر وہ میری طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے دوسرا فائر عین اسکی ناف پر نشانہ کر کے کیا۔ اس وقت مجھے نظر آیا۔ کہ تمام کے تمام چھرے اس کی ناف کے گرد پیٹ میں گھس گئے ہیں مگر اسے کوئی نمایاں نقصان نہیں پہنچا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ پیٹ کی طرف کر کے اس طرح مجھے اشارہ کیا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ ابھی میرے لئے مرنا تو مقدر نہیں۔ پھر آپ مجھ پر کیوں حملہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں اس مکان سے نکل کر صحن کی طرف آ گیا۔ اور وہ مکان کے اوپر سے چکر کاٹ کر ہمارے پاس آ گیا۔ اور پاس آ کر اس نے مجھ سے سوال کیا کہ مجھے کچھ دو مجھے ضرورت ہے۔ مگر یہ بھی اشاروں میں ہی سوال کیا۔ بات نہیں کی۔ مگر اشارے اتنے واضح ہیں۔ کہ ہم پوری طرح اس کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ میں نے اس وقت اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر دس روپیہ کا نوٹ اس کے ہاتھ میں دیا۔ مگر چونکہ نوٹ میرے ہاتھ میں پوشیدہ ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نوٹ کو وہ پانچ روپیہ کا نوٹ سمجھا ہے۔ اور اس نے مجھے اشارہ سے کہا۔ کہ مجھے تو اس سے زیادہ رقم کی ضرورت ہے

یہ تھوڑی ہے۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس نے پانچ کا نوٹ سمجھا ہے اسے جواب میں کہا کہ میں نے پانچ روپیہ کا نوٹ نہیں دیا دس روپیہ کا نوٹ دیا ہے۔ اتنے میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بھی اس کو کچھ روپے دیئے ہیں۔ جو خواب میں میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپے ہیں۔ پھر میرے دل میں بھی یہ خیال گزرا۔ کہ میں کچھ اور اس کو دے دوں۔ اور میں نے جیب میں سے کچھ رقم نکالی۔ جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ ساڑھے سات روپے ہیں۔ میں نے یہ رقم اسے دیتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے تمہیں اڑھائی روپے دیئے ہیں۔ اور یہ ساڑھے سات روپے ہیں۔ دس روپے میں نے پہلے دیئے ہیں۔ اس طرح بیس روپے ہو گئے ہیں۔ اس پر وہ شیر یا ریچھ وہاں سے چلا گیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کی تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی۔ کہ تین الگ الگ علاقوں میں تین حکومتیں ایسی طرح کھڑی ہیں۔ کہ وہ ایک دوسرے سے اپنے حالات پوشیدہ رکھ رہی ہیں۔ ان میں سے دو اس بات پر متفق ہیں۔ کہ وہ تیسری حکومت پر حملہ کریں۔ مگر ان کا حملہ تیسری حکومت کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتا۔ مزید تعبیر میں نے یہ کی۔ کہ وہ آدمی جس نے مجھے اشارہ کیا تھا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ اور گولی چلاؤ وہ انگریزی حکومت ہے۔ اور وہ دوسرا آدمی جو درمیانی شیر پر حملہ کرتا ہے۔ لیکن اس نے ہمیں اشارہ نہیں کیا۔ وہ امریکہ کی حکومت ہے اور وہ درمیان میں کھڑا ہوا شیر جس کی شکل ریچھ کی سی ہے وہ روس ہے یعنی ہم سمجھتے تو اس کو شیر ہیں۔ گویا اس نے اپنی جنس بدل لی ہے۔ مگر ہے وہ وہی پرانا روس وہی امنگیں اور وہی آرزوئیں اور وہی ارادے اس کے ہیں۔ جو زار روس کے وقت میں تھے۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ اس نے اپنا نام بدل لیا ہے۔ اور شیر کہلانے لگ گیا ہے۔ جس شخص نے مجھے اشارے کئے ہیں۔ کہ تم بھی حملہ کرو۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انگریزی حکومت اس بات کی محتاج ہے۔ کہ دوسروں کی تائید کے ساتھ وہ روس کا مقابلہ کر سکے اور جو میں نے چار نمبر کے کارتوسوں سے اس پر فائر کیا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی۔ کہ جتنی دعاؤں اور جتنی گریہ وزاری کی اس فتنہ کے دبانے کے لئے ضرورت ہے وہ ہم نہیں کر رہے۔ بلکہ جس کام کے لئے گولی کی ضرورت ہے۔ ہم نمبر ۴ کا چھرہ اس کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ مگر یہ جو میں نے دیکھا کہ میرے فائر پر وہ بھاگ پڑا ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہماری دعاؤں سے اس کے اندر ایک ایسی حرکت ضرور پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ نمایاں طور پر دنیا کے سامنے آ جائے گا۔ اور دنیا کا نشانہ بننے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور یہ جو میں نے دیکھا۔ کہ وہ مکان کے اوپر سے چکر لگا کر اسی طرف کو نکل رہا ہے۔ جدھر اشارہ کرنے والا شخص تھا۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی کہ وہ انگریزی علاقوں کی طرف رخ کرے گا اور پھر جو میں نے حملہ کیا۔ اور باوجود اس کے کہ اس کے پیٹ میں چھرے چلے گئے۔ اور پھر بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس نے کہا ابھی میرے لئے موت مقدر نہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ کیونزم کو کچھ ڈھیل دی جائے گی۔ اور وہ دنیا میں کچھ اور نفوذ پیدا کرے گا۔ اور یہ جو میں نے دیکھا کہ اس کو کچھ روپے دیئے ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ بعض اسلامی ممالک سے وہ فائدہ اٹھائے گا۔

(۳)

جماعت کی ترقی اور وسعت کے متعلق رؤیا

اس کے چند دن بعد میں نے دیکھا کہ میں چند دوستوں کے ساتھ ایک جگہ پر ہوں۔ جو قادیان کے مغرب کی طرف معلوم ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری وہاں کچھ زمینیں ہیں۔ اور کچھ سیرگاہ ہے۔ ہم وہاں سیر کے لئے گئے ہیں۔ میں نے وہاں دیکھا کہ ایک کھلا جوہڑ ہے۔ جو پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اس وقت میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ ہم نہائیں۔ اور میں اس جوہڑ میں کود گیا۔ میرے ساتھ دو اور ساتھی بھی تھے۔ جن میں سے ایک مجھے خواب میں خیال پڑتا ہے کہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم ہیں۔ میں اس وقت تیرتے تیرتے ذرا آگے نکل گیا۔ اور سانس لینے کے لئے میں نے کھڑا ہونا چاہا۔ تو معلوم ہوا کہ پانی بہت ہی گہرا ہے۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ اگر میں تھک گیا۔ تو آرام کرنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی۔ کہ یہاں پانی گہرا ہے۔ اب ہمیں اپنے لئے کوئی رستہ تلاش کرنا چاہیئے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جوہڑ کا پانی پھیل کر ایک سمندر کی طرح ہو گیا ہے۔ اسے دیکھ کر میرے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہ اب ہمیں کنارے کا کیونکر پتہ لگے گا۔ کہ وہ کس طرف ہے۔ جب میں نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی۔ کہ آگے سمندر گہرا ہے۔ ہمیں کسی طرح کنارے کا پتہ لگانا چاہیئے۔ تو ان دونوں ساتھیوں نے مجھے تسلی دی۔ اور فوراً مثلث کی شکل میں کھڑے ہو گئے۔ جس مثلث کا ایک سرا میں ہوں۔ اور دوسرے وہ دوسرے ساتھی ہیں۔ اور انہوں نے مجھے اشارہ کیا۔ کہ میں اس مثلث کی صورت میں واپس تیرنا شروع کر دوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا۔ کہ ہم ویسی ہی تدبیر اختیار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ نپولین نے بحیرۂ احمر میں اختیار کی تھی۔ تھوڑی دیر میں ہمارے ایک ساتھی نے آواز دی کہ پایاب پانی آ گیا ہے۔ اور اس کی آواز پر ہم دونوں ساتھی اس کی طرف چلے گئے۔ اور تھوڑی دیر میں ہی کنارا آ گیا۔ جہاں باہر نکل کر ہم بیٹھ گئے۔ اس وقت مجھے یاد آیا کہ ہمارے کچھ ساتھی کنارے پر بھی تھے۔ ان میں سے ایک عزیز کے متعلق جس کا نام تو مجھے یاد ہے۔ مگر منذر خواب میں نام بیان کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ میں نے سوال کیا کہ وہ کہاں ہے؟ کسی شخص نے جواب دیا۔ کہ انہیں پاخانہ کی حاجت محسوس ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ایک طرف کو گئے تھے۔ میں نے کہا بہت دیر ہو گئی ہے۔ وہ آئے نہیں اور میں اپنے ساتھیوں کو لے کر ادھر چلا۔ جیسے قادیان کے مغرب میں جنوب کی طرف سے شمال کی طرف جائیں۔ تو آگے ہندو محلہ آتا ہے۔ اسی طرح وہاں میں نے ہندوؤں کی کچھ دوکانیں دیکھیں۔

گر میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کوئی اور شہر ہے۔ جس میں خالص ہندو بستے ہیں۔ میں نے وہاں بہت ساری ہندوؤں کی دکانیں دیکھیں۔ جو اپنی دکانوں پر مختلف قسم کے پکوان پکا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص کو میں نے پہچانا کہ وہ قادیان میں رہ چکا ہے۔ اور گویا ہندو سے مسلمان ہو چکا ہے۔ میں اس سے پتہ پوچھنے کے لئے آگے بڑھا۔ تو اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں ہوں وہی مگر آپ میرا راز نہ بتائیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے۔ فلاں شخص کہاں ہے۔ اس نے شہر کے اندر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ادھر میں نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر میں اپنے باقی ساتھیوں کو لے کر ایک گلی میں سے ہوتے ہوئے شہر کے اندر گھس گیا۔ وہاں میں نے ایک وسیع بازار دیکھا۔ جو بڑے شہروں کے بازاروں سے ملتا ہے۔ اس بازار کو دیکھ کر پھر مجھے یہی خیال آتا ہے کہ یہاں سب ہندو ہی ہندو ہیں۔ کوئی مسلمان نہیں۔ اس وقت میں نے مختلف لوگوں سے سوال کرنا شروع کیا۔ کہ کیا انہوں نے ایسے ایسے لباس والے شخص کو دیکھا ہے۔ اکثر لوگوں نے انکار کیا۔ مگر ایک شخص جو کچھ فاصلہ سے آیا ہے۔ اس نے ایک بڑی بھاری عمارت کی طرف اشارہ کرکے جو چھ سات منزل کی ہے اور بڑی دور تک چلی گئی ہے۔ جیسے بمبئی وغیرہ یا یورپین شہروں میں فلیٹس کی عمارت ہوتی ہے۔ کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ شخص اس میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اسے کس طرح معلوم ہوا ہے۔ تو اس نے کہا میں نے دیکھا تو نہیں لیکن یہ وہ عمارت ہے۔ جس میں سے متفرق اوقات میں لاشیں نکلی ہیں۔ اب آپ نے جو کہا کہ وہ شخص واپس نہیں لوٹا تو میں قیاس کرتا ہوں۔ کہ وہ اسی عمارت میں گیا ہے۔ اس بات کو سن کر میرے دل میں نہایت ہی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں کو اس عمارت کے گرد گھیرا ڈال لینے کا حکم دیا۔ اس وقت میرے ساتھی تعداد میں زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ اتنے میں پولیس بھی آگئی۔ اور انہوں نے مجھ سے پوچھنا شروع کیا۔ کہ کیا بات ہے۔ کچھ ہمارے گھر کی مستورات بھی اس وقت پاس کھڑی ہیں۔ میں نے لوگوں کا ہجوم دیکھ کر انہیں اشارہ کیا۔ کہ وہ پرے چلی جائیں۔

یہ انتظام کرکے میں عمارت میں داخل ہونے لگا ہوں۔ اور دل میں یہ دعا کر رہا ہوں۔ کہ اگر وہ شخص یہیں گیا ہے۔ اور دشمن کے ہاتھ میں پھنس گیا ہے۔ تو خدا کرے وہ زخمی ہو مرا نہ ہو۔

اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اور بے اختیار میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا۔ کہ الحمد للہ الذی اذھب عنی الحزن وایقظنی من النوم مگر اس وقت کامل بیداری ہو چکی تھی۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ فقرہ الہامی تھا۔ یا بیداری کی دعا تھی۔ ہاں بے سوچے سمجھے یہ فقرہ جاری ہوا تھا۔

(۴)

اس کے دوسرے یا تیسرے دن پھر میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ اور میرے ساتھ میری ایک بیوی بھی ہیں اور غالباً بشریٰ بیگم ہیں۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سامنے ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ پر ہمارا کوئی لڑکا رہتا ہے۔ اس نے کچھ اخراجات کا مطالبہ کیا ہے۔ اور ہم اسے خرچ دینے جا رہے ہیں۔ یا یہ کہ اس سے حساب کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ جب ہم پہاڑ کے دامن کے پاس پہنچے۔ تو اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ہم دونوں کے پر نکلے ہوئے ہیں۔ بشریٰ بیگم میدان کے ایک طرف ہیں۔ اور میں دوسری طرف ہوں۔ پہاڑ کے دامن میں کچھ جھاڑیاں ہیں اور ہم اس سے کوئی پچاس ساٹھ گز پرے ہٹ کر کھڑے ہیں۔ ایک ہی وقت میں وہ بھی اپنی جگہ سے اڑتی ہیں اور میں بھی اپنی جگہ سے اڑتا ہوں۔ ہم دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک جوتی ہے۔ جب ہم اڑ کر زمین کے پاس آتے ہیں۔ تو وہ جوتی زمین پر زور سے مارتے ہیں۔ اور اس میں کوئی اشارہ مخفی ہے جو خواب میں تو میں سمجھتا ہوں۔ مگر بیداری کے بعد مجھے یاد نہیں رہا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس جوتی کی آواز کے مقابل پر ہمیں کوئی جواب ملے گا۔ جس سے ہمارے آنے کی غرض پوری ہو جائے گی۔ متواتر ہم اسی طرح کرتے چلے جاتے ہیں۔ یعنی جوتی مارتے ہیں پھر دوبارہ اڑ کر جاتے ہیں پھر واپس آتے ہیں پھر اڑ کر جاتے ہیں اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہ تمام میدان پانی سے بھر گیا۔ اور میری بیوی نے مجھے کہا کہ اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے۔ ہم دونوں اس پانی میں تیرتے ہوئے واپس ہوئے۔ میں آگے آگے ہوں اور پیچھے میری بیوی ہیں۔ اس وقت تیرتے ہوئے پھر یہ معلوم ہوا کہ جیسے سمندر کا پانی ہے۔ نیلا اور گہرا۔ تیرتے ہوئے ایک جگہ پر میں نے کچھ سستی کی اور جس سیدھ میں تیر رہا تھا اس کے نیچے کی طرف جانا شروع ہوا۔ اس وقت میں نے معلوم کیا۔ کہ وہاں بڑا گہرا پانی ہے۔ معاً میری بیوی نے پیچھے سے مجھے آواز دی۔ کہ یہاں آگے نہایت ہی ٹھنڈا پانی آتا ہے۔ آپ اس طرف سے بچیں۔ اس وقت معاً مجھے خیال آتا ہے کہ پہلے بھی مجھے رؤیا میں یہ بات بتائی گئی ہے۔ بیداری کے بعد میرا ذہن پہلی رؤیا کی طرف منتقل ہوا کہ اس میں بھی اس سے ملتا جلتا نظارہ ہے۔ میں نے اپنی بیوی کی آواز سنکر پھر زور لگایا۔ اور اس جہت میں آگیا جس طرف جانا چاہتا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ یہ سمندر یا جھیل جو کچھ بھی ہے۔ ایک بہت بڑی مسجد کے دامن میں ٹکراتی ہے۔ وہ مسجد ایسی ہی شاندار بلکہ اس سے بھی زیادہ شاندار ہے۔ جیسے دہلی کی جامع مسجد ہے۔ ہم دونوں تیر کر اس مسجد کے پاس آئے۔ اور پھر مسجد کی عمارت پر چڑھ گئے۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ میرے بھی اور میری بیوی کے بھی کپڑے بالکل سوکھے ہیں۔ اور ذرا بھی پانی کا ان پر اثر نہیں۔ اتنے میں پیچھے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے میرے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں کسی حکومت کے عہدہ پر مامور ہوں۔ اور یہ کوئی حکومتی دستاویز ہے۔ جو میرے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ میں نے وہ کاغذ لے کر کھولا۔ اور اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اور ساتھ ساتھ میں مسجد کے دوسرے کنارہ کی طرف چلتا بھی گیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ میرے ذہن میں اس بات پر بھی حیرت پیدا ہوئی کہ اتنا لمبا تیرنے کے بعد ہمارے کپڑے کس طرح خشک رہے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم یا مسجد میں رہتے ہیں یا مسجد کے ساتھ کسی حجرہ میں رہتے ہیں۔ میں وہ کاغذ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر چل ہی رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب میں جو جیل والا حصہ ہے وہ پہلے خواب سے ملتا ہے۔ مسجد سے مراد دین ہوتا ہے۔ اسی طرح مسجد سے مراد مذہبی جماعت بھی ہوتی ہے۔

میں نے جو پہلی خواب میں دیکھا تھا کہ نپولین کی سی کیفیت ہے۔ وہ واقعہ تاریخوں میں یوں لکھا ہے کہ نپولین جب مصر میں آیا اس وقت وہ مسلمانوں کے اثر سے مسلمان ہو گیا۔ ان ایام میں اس کے دل میں خیال آیا کہ میں بحیرہ احمر کی وہ جگہ بھی دیکھوں جہاں سے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت موسٰے علیہ السلام گذرے تھے اور فرعون غرق ہوا تھا۔ جب وہ سمندر کے کنارے پر پہنچا تو اس وقت بھی اتفاقاً لہر پیچھے گئی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت ریت میں گھوڑے ڈال دیئے۔ اور دُور تک سیر کرتا ہوا نکل گیا۔ اتنے میں یکدم لہر کے لوٹنے کا وقت آگیا۔ اور لہر لوٹ آئی نپولین اور اس کے ساتھیوں نے جلدی سے کنارے تک پہنچنے کی کوشش کی۔ لیکن ریت کی وجہ سے جلد کنارے کو نہ پا سکے۔ اور تمام علاقہ میں پانی ہی پانی ہو گیا۔ اس وقت اندھیرا ہو رہا تھا۔ اور خشکی کی طرف کا معلوم کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ بالکل ممکن تھا کہ وہ لوگ بجائے خشکی کے سمندر کی طرف چلے جانے اور ڈوب جانے۔ تب نپولین نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ ایک مربع کی صورت میں صفیں بنالیں۔ اور چاروں جہت کی صفیں اپنی اپنی جہت کو روانہ ہونی شروع ہو جائیں جس کے سامنے پانی چھوٹا ہوتا چلا جائے وہ دوسروں کو آواز دیتی چلی جائے۔ اور جن کی جہت میں پانی گہرا ہوتا چلا جائے۔ وہ دوسروں کو اس طرف سے ہوشیار کرتی جائیں۔ اور خود واپس لوٹ آئیں۔ اس طرح سمندر کی گہرائیوں سے بچتے بچتے بڑی مشکل سے وہ لوگ کنارہ پر پہنچے۔ نپولین اس محنت سے اور اس واقعہ کے ہول سے اس قدر متاثر ہوا کہ تھک کر ریت پر بیٹھ گیا اور وہاں بیٹھے ہوئے اس نے کہا۔ "اگر آج میں یہاں غرق ہو جاتا۔ تو ساری عیسائی دنیا میں شور پڑ جاتا کہ یہ دوسرا فرعون تھا جو غرق ہوا۔" اسی تاریخی واقعہ کی طرف اس وقت میرا ذہن گیا۔

ان دونوں خوابوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑی مشکل ہمارے لئے پیش آنے والی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا فضل ہمارے ساتھ رہے گا اور خدا تعالےٰ ہمارے کپڑوں تک کو ان بلاؤں کے اثرات سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہمارے غموں کو دور کرے گا۔ اور یہ جو میں نے دیکھا کہ بہت بڑی مسجد کے ساتھ وہ پانی ٹکراتا ہے۔ اور ہم اس مسجد میں رہتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہماری جماعت کو خدا تعالےٰ بہت بڑی وسعت اور ترقی بخشے گا۔ اور ہمارے مسجد میں رہنے کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں رات دن جماعت اور احمدیت کی خدمت کی توفیق بخشے گا۔

اشاعت اسلام کیلئے بے دریغ مالوں کو خرچ کردو

۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے جو فہرست دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے پورے کرنے والے احباب کی حضور کے پیش ہونے والی ہے اس کی طیاری ہو رہی ہے۔ احباب اپنی رقوم جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ اور عہدہ داران ہر رقم کے ساتھ اسم وار تفصیل ضرور ارسال فرمائیں۔ تاکسی دوست کا نام فہرست میں آنے سے رہ نہ جائے۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں "یاد رکھو جب اسلام کی طرف سے یہ آواز بلند کی جائے کہ اسلام کو تمہارے روپیہ اور تمہاری جائیدادوں کی ضرورت ہے تو پھر وہ چیزیں تمہاری نگاہ میں بے قدر ہو جائیں۔ اور تم بے دریغ ضرورت اسلام کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو گے"

پس تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والو! آپ سے وعدوں کے ایفاء کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ آگے بڑھو۔ اور اپنے وعدوں کی رقوم اپنے امام کے ذرموں میں پیش کرو۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ فائنشل سیکرٹری تحریک جدید

ایک سو ضروری اور مفید حوالہ جات

از مکرم جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ

انشاء اللہ تعالےٰ ذیل میں قسط وار یکصد ایسے حوالہ جات اور اقتباس مختلف کتب و تفاسیر سے درج کئے جائیں گے جن میں سے اکثر جدید اور نئے ہوں گے ان کو یاد رکھنے سے معترضین کے اعتراضات کا جواب بآسانی دیا جا سکتا ہے ممکن ہے کہ اس سلسلہ کے مکمل ہونے پر اسے علیحدہ ٹریکٹ کی صورت میں بھی طبع کرایا جا سکے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

(۱) خاتم النبیین کے معنے

امام زرقانی رح لفظ خاتم النبیین میں خاتم کے بفتح تاء ہونے کی صورت میں اس کے معنے یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"فاما بفتحها فمعناه احسن الانبیاء خَلقاً وخُلقاً لانه صلی اللہ علیه وسلم جمال الانبیاء کالخاتم الذی یتجمل به"

(زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳)

ترجمہ:۔ خاتم النبیین کے معنے تاء کی زبر سے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری خوبصورتی اور باطنی کمال میں سب نبیوں سے بہتر اور افضل ہیں۔ کیونکہ آپ جملہ پیغمبروں کی زینت ہیں۔ جس طرح انگشتری سے زینت حاصل ہوتی ہے۔ اے کاش کہ موجودہ غیر احمدی ان معنوں کو قبول کریں تو ان کا سارا نزاع ختم ہو جائے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اور آپ کا مرتبہ ہر روز زیادہ اور بلند ہو رہا ہے

علامہ فخر الدین رازی رح لکھتے ہیں:۔

"ان النبی علیه الصلوٰۃ والسلام کل لحظة کان یزداد علمه ومرتبته حتی کان حالة فیما مضی بالنسبة الی ما هو فیه ترکاً للافضل فکان له فی کل ساعة تقوی متجددة فقوله اتق اللہ علی هذا امر بما لیس فیه والی هذا اشار علیه الصلوٰۃ والسلام بقوله من استوی یوماه فهو مغبون" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۶۸)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا علم اور آپ کا مرتبہ ہر لحظہ ترقی کرتا ہے۔ اور حضور کے آج کے علم و مرتبہ کی حالت کل کے علم و مرتبہ کی حالت کل کے علم و مرتبہ کی حالت سے افضل ہے۔ ہر گھڑی آپ تقویٰ کی نئی راہ پر گامزن ہوتے تھے، اس طریق سے اتق اللہ کے حکم کی تفسیر عین مناسب ہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے اس ارشاد میں بھی کہ جس کے دو دن برابر ہوں وہ خسارہ پانے والا ہے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ پہلے محققین کے نزدیک بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام ہر روز پہلے کی نسبت ترقی کر رہا ہے۔ اور آپ کا علم بھی بڑھ رہا ہے۔ اسی مفہوم کو جب گذشتہ دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا تو اس پر اہل پیغام نے خواہ مخواہ عوام کو اشتعال دلانے کی کوشش کی تھی۔

(۳) حضرت داؤدؑ کے تینتیس ۳۳ ہزار پہرہ دار

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر تنویر المقباس میں لکھا ہے:۔ "کان یحرس کل لیلة محرابه ثلاثة وثلاثون الف رجل" (تنویر المقباس صفحہ ۲۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت داؤدؑ کے محل پر رات کو تینتیس ۳۳ ہزار آدمی پہرہ دیا کرتے تھے۔ یہ بات آیت قرآنی وشددنا ملکه کی تفسیر میں لکھی ہے۔ اس صورت میں اہلسنت والجماعت کہلانے والوں کا کیا حق ہے کہ وہ یہ اعتراض کریں کہ نبی یا اس کے جانشین کی حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد حکم خداوندی خذوا حذرکم کی تعمیل میں معمولی پہرہ کا کیوں انتظام کرتے ہیں۔ دراصل

خدام الاحمدیہ کا کام دنیا نہیں بلکہ دین کا ہے اور یہ بھی جہاد کا ایک چھوٹا سا شعبہ ہے (المصلح الموعود)

خدام الاحمدیہ کا اجتماع

مرکز احمدیت قادیان میں

آٹھواں سالانہ

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھش

بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

مجالس توجہ کریں

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل معلومات کی اطلاع بروقت ملنی ضروری ہے۔ مجالس، اپنے ہاں فوری اجلاس کر کے بروقت اطلاع بھجوائیں۔ خصوصاً انتخاب صدر اور شوریٰ کے لئے تجاویز۔ وقت بہت ہی کم ہے

صدر کیلئے نام — یکم ستمبر تک
شوریٰ کیلئے تجاویز — یکم ستمبر تک
نمائندگان کی فہرست — یکم ستمبر تک

مقابلوں میں شریک ہونیوالوں کی فہرست — یکم اکتوبر تک

علیم افراد کے مظاہرہ میں شریک ہونے والے حزب کا نام — یکم اکتوبر تک

چندہ اجتماع بہت جلد بھجوائیں

اجتماع میں شمولیت کی تاکید!

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے۔ جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔"

(تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۶ فروری ۱۹۴۱ء)

علمی مقابلے

اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہونگے مجالس ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے تیاری کریں اور شامل ہونے والے خدام کے نام بھجوائیں

ترجمہ قرآن کریم ۔ حفظ قرآن ۔ مطالعہ حدیث
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
عام دینی معلومات ۔ انعام سلطان القلم (مقابلہ مضمون نویسی)

ان مقابلوں کے لئے خدام اور مجالس پوری تیاری سے شامل ہوں۔ زیادہ تعداد میں شامل ہوں اور مقابلوں کے انعقاد کے مقصد سے پورا فائدہ حاصل کریں۔

ورزشی مقابلے

"ایک اور بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی صحتیں نہایت کمزور ہیں۔ اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ جب میں نوجوانوں کی صحتیں دیکھتا ہوں۔ تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے ہم لوگ جو اپنے آپ کو کمزور صحت والے خیال کرتے ہیں۔ ان نوجوانوں سے اچھے ہیں .... ان پر جوانی آنے سے پہلے ہی بڑھاپے کا زمانہ آجاتا ہے .... اگر نوجوانوں کی صحتوں کی یہی حالت رہی۔ تو یہ خطرے سے خالی نہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ کہ نوجوانوں کی صحت کی طرف جلد توجہ کریں۔ اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں۔ جو محنت کشی کے ہوں۔ اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو۔ اور جسم میں طاقت پیدا ہو"

(تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ برموقع سالانہ جلسہ ۱۳۲۴ھش)

اخلاقی مقابلے

اجتماع کے موقعہ پر جملہ اراکین کے اخلاقی معیار کو پرکھنے کیلئے دو اخلاقی مقابلہ جات ہونگے۔ ا۔ ذہنی معیار کا مقابلہ ۲۔ عملی اخلاق کے معیار کا مقابلہ۔ اول الذکر میں خادم سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ اسے خلق کی تعریف آتی ہو۔ اور ثانی الذکر میں اس سے یہ دریافت کیا جائے گا۔ کہ اگر فلاں قسم کا موقع پیش آجائے۔ تو اس وقت اس کا کیا طریق عمل ہوگا اس کے علاوہ اجتماع کے موقع پر عملی مواقع پیدا کر کے خدام کے عملی اخلاق کا جائزہ بھی لیا جائیگا۔ اخلاقی مقابلہ جات میں اجتماع میں شامل ہونے والے سب خدام شریک ہوں گے۔ اس لئے خدام اسلامی اخلاق اپنے اندر پیدا کریں اور پوری تیاری کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوں

خاکسار عزیز احمد قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۱ اگست مسولینی کی لاش ایک دھات کے صندوق میں بند کر کے کسی نامعلوم مقام پر لے جائی گئی ہے۔ یہ لاش اس وقت تک کسی خفیہ مقام پر رکھی جائے گی جب تک کہ اٹلی کی صورت حالات مخدوش ہے

لاہور ۲۱ اگست مرزا محمد ابوسعید صاحب مرحوم کے قتل کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ پانچ مزید گواہوں کے بیانات قلم بند کئے گئے۔ استغاثہ کی درخواست پر ملزم پریم کرم سنگھ کی بیوی سے عدالت نے دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی۔

لنڈن ۲۱ اگست مشہور روسی اخبار نیو ٹائمز بصرہ میں برطانوی فوجیں بھیجے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس اقدام کا مقصد مشرقی وسطےٰ میں ایک نیا جنگی مرکز قائم کرنا ہے برطانیہ اپنی سلطنت کو وسیع کرنے کا منصوبہ کر رہا ہے۔ اور اس طرح امن عالم کو مخدوش بنا رہا ہے

نیویارک ۲۱ اگست یہاں پر ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کا قد ایک بلی کے بچے جتنا ہے اور وزن صرف ایک پونڈ۔ امریکن ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ موجودہ دور میں اس قسم کا بچہ کبھی پیدا نہیں ہوا۔

ماسکو ۲۱ اگست۔ روسی فضائی بیڑے کی سالانہ تقریب پر نئے روسی ہوائی جہازوں کی برق رفتاری کے مظاہرے ہوئے۔ اس موقعہ پر بعض جہاز ایک ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑے۔ اور اس طرح موجودہ رفتار کے ریکارڈ سے پندرہ میل فی گھنٹہ زیادہ تیز رفتاری کا ثبوت دیا۔

مدراس ۲۱ اگست۔ سر محمد عثمان سابق ممبر اگزیکٹو کونسل نے ایک بیان میں کہا۔ وائسرائے ان دنوں جس قسم کی عارضی گورنمنٹ قائم کرنے میں مصروف ہیں۔ وہ یقیناً نیشنل گورنمنٹ نہیں ہوگی بلکہ خالصتاً ایک کانگرسی حکومت ہوگی۔ جس میں مسلمانوں کا ایک بھی حقیقی نمائندہ شامل نہیں ہوگا۔

لائلپور ۲۱ اگست۔ گندم دڑہ ۹/۱۰/۰ گندم فارم ۹/۱۴/۰ گڑ ۲۳/۸/۰ تا ۲۴/۸/۰

شکر ۲۴/۸/۰ تا ۲۶/۱۰/۰۔ آٹا ۱۰/۶/۰۔ گھی دیسی ۹۷/۱۲/۰۔

نئی دہلی ۲۱ اگست پنڈت نہرو نے عارضی گورنمنٹ کے ممبروں کے ناموں کی جو فہرست پیش کی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل نام شامل ہیں۔ پنڈت نہرو۔ بابو راجندر پرشاد۔ مسٹر پٹیل۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ۔ مسٹر سرت چندر بوس۔ مسٹر جگ جیون لال۔ مسٹر آصف علی۔ سید علی ظہیر (شیعہ) شیخ ظہیر الدین (مومن) مولوی فضل الحق (بنگال) خواجہ عبدالمجید صدر مسلم مجلس۔ ابھی سرکاری طور پر ممبروں کے ناموں کا اعلان نہیں کیا گیا۔

لکھنؤ ۲۱ اگست۔ کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس میرٹھ (یو۔پی) میں ماہ نومبر میں ہوگا

ٹوکیو ۲۱ اگست۔ جنرل میکارتھر کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ بحر الکاہل کی جنگ میں حصہ لینے والے گیارہ ممالک کے نمائندوں کو اتحادی اقوام کی کونسل میں شریک ہونے کی اجازت دی جائے لیکن برطانیہ، روس اور چین کے نمائندوں نے یہ تجویز نامنظور کر دی ہے۔

پیرس ۲۲ اگست صلح کانفرنس کے کھلے اجلاس میں ہندوستانی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لیبیا کے متعلق فیصلہ کرنے وقت اس کے باشندوں سے لازماً مشورہ کرنا چاہئے۔ میری رائے میں لیبیا کو اٹلی کے زیر نگیں کرنے کی بجائے وہاں ایک آزاد حکومت قائم کر دینی چاہئے برازیل کے نمائندے نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ اٹلی سے حتی الامکان نرم سلوک کرنا چاہئے۔

ڈھاکہ ۲۱ اگست گذشتہ شب اور آج صبح شہر میں چھرا گھونپنے کی ایک درجن وارداتیں ہوئیں۔ دو شخص ہلاک ہو چکے ہیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

مدراس ۲۱ اگست صوبہ کے وزیر خوراک نے بتایا کہ اگر جلد اناج نہ پہنچا تو راشن سسٹم درہم برہم ہو جائیگا اور لاکھوں آدمیوں کو فاقہ کشی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مکرم جناب خان محمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ

تحریر فرماتے ہیں

سرمہ مبارک ساختہ دواخانہ نور الدینؓ قادیان کو عرصہ چار سال سے میری والدہ استعمال کر رہی ہیں۔ ان کو روشنی میں چلنے پھرنے سے پانی بہنے کی تکلیف تھی۔ یعنی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ سرمہ مبارک کے استعمال سے خداوند شافی نے تکلیف رفع کر دی ہے۔ نیز

میری ماموں زاد بہن کو بھی یہی عارضہ لاحق تھا۔ چنانچہ انہیں بھی یہ سرمہ مبارک استعمال کروایا۔ جس سے انہیں بھی فائدہ ہوا۔

اب والدہ مکرمہ اور ماموں زاد بہن دونوں نے لکھا ہے۔ کہ موسمی تعطیلات میں دو شیشی سرمہ مبارک لیتے آؤ۔

(خان محمد جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان ۲۵/۴۶ ۳۰/۷/

(سرمہ مبارک فی تولہ عما۔ دو روپیہ آٹھ آنہ صرف)

نئی دہلی ۲۲ اگست۔ پنڈت نہرو صدر کانگرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۷ اگست کو کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ہوگا۔ اس اجلاس میں موجودہ سیاسی صورت حالات کے علاوہ کلکتہ کے ہولناک فساد پر بھی غور کیا جائیگا۔ نیز آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بلانے کے سوال کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے یہ اعلان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مرکز میں عارضی حکومت کے قیام سے پیشتر کانگرس کمیٹی کا اجلاس ضروری ہے عارضی حکومت کا قیام بہرحال عنقریب عمل میں آجائے گا۔

نئی دہلی ۲۲ اگست۔ امید کی جاتی ہے کہ کل تک مرکز میں عارضی گورنمنٹ کے قیام کے سلسلے میں ممبروں کے ناموں کا اعلان ہو جائے گا۔ اور نئی حکومت ستمبر کے شروع میں کام سنبھال لیگی۔ ستمبر کے تیسرے ہفتے میں غالباً دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع ہو جائے گا۔ آج پنڈت نہرو دستور ساز اسمبلی کے ہال میں جملہ انتظامات دیکھنے گئے

نئی دہلی ۲۲ اگست پنڈت جواہر لال نہرو نے ۱۱ بجے سے سوا بارہ بجے تک وائسرائے سے ملاقات کی۔ نیز آپ نے کانگرس کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کے اجلاس میں بھی شرکت کی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے عارضی گورنمنٹ کے ممبروں کی جو فہرست وائسرائے کے سامنے پیش کی ہے اس میں صرف ایک ممبر کی کمی ہے۔ جو بعد میں شامل کر لیا جائیگا۔

دہلی ۲۲ اگست۔ سکھوں کے پنتھک بورڈ کے صدر سردار نرنجن سنگھ گل نے سردار پٹیل اور مولوی ابوالکلام آزاد سے اس مسئلہ پر بات چیت کی۔ کہ عارضی گورنمنٹ میں سکھوں کی کیا پوزیشن ہوگی۔

امرتسر ۲۲ اگست۔ ماسٹر تارا سنگھ نے مسٹر جناح کے تازہ بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا مسٹر جناح نے طنزاً کہا ہے کہ سکھوں نے وزارتی سکیم کے متعلق چار بار اپنا فیصلہ تبدیل کیا حالانکہ سکھوں نے صرف ایک دفعہ اپنے رویہ میں تبدیلی کی ہے۔ خود کانگرس اور مسلم لیگ بھی ایک ایک دفعہ اپنا